بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

چھتیسویں قسط

درسِ قرآن

سورہ جمعہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

محمد ابراہیم خوشتر

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:............ بیاناتِ خوشتر "رحمۃ اللہ تعالی علیہ" (چھتیسویں قسط)

اسپیکر:............ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری "رحمۃ اللہ تعالی علیہ"

موضوع:............ درسِ قرآن سورہ جمعہ

زیرِ سرپرستی:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............ حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:............ مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:............ حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............ 20

پبلشر:............ مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

{جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں}

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ○ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (1) هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ- وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (2) وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (3) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (4)

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین

قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی شانِ حبیبہ ○ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھا الذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما ○

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

{درسِ قرآن تفسیر سورہ جمعہ}

سورہ جمعہ کی چند آیاتِ مبارکہ تلاوت کی گئیں۔ رب کریم کا ارشاد ہے

"يُسَبِّحُ لِلّٰهِ" اللہ کی پاکی بولتا ہے۔

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

جو لوگ ظاہری زبان رکھتے ہیں وہ بھی اللہ اللہ کرتے ہیں، اور جو ظاہری زبان نہیں رکھتے وہ بھی اللہ اللہ کرتے ہیں۔ پتہ پتہ، قطرہ قطرہ، ذرہ ذرہ اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف ہے۔

الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

بادشاہ، ملک: بادشاہ، کمال کا بادشاہ، قدوس: پاکی والا، عزیز: عزت والا، حکیم: حکمت والا۔ سب بادشاہوں کا بادشاہ، پاکی والا، عزت والا، حکمت والا بادشاہ اللہ کی ذات ہے۔ وہ ایسا پاک ہے جو ہر عیب سے پاک ہے، کوئی عیب اُس کی بارگاہ تک پہنچ نہ سکے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ

وہی ہے جس نے اُمِّیّٖنَ میں، ایسے لوگ جو پڑھے لکھے نہ تھے، اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا "رَسُوْلًا مِّنْهُمْ" یہ اللہ کا کمال ہے "اللہ" کی شان ہے کہ پوری دنیا کی ہدایت کیلئے رسول کا جو انتخاب کیا تو ایسی قوم سے کیا کہ اِس میں زیادہ پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد نہ تھی۔ اُن میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک رسول بھیجا۔ یہی وجہ ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو "اُمِّی" کہتے ہیں۔ یعنی بے پڑھے جماعت میں بھیجے ہوئے رسول۔ ایسی جماعت میں بھیجا گیا آپ کو جو جماعت پڑھی لکھی نہ تھی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ جماعت پڑھی لکھی نہ تھی، خود حضور ﷺ بظاہر پڑھے لکھے نہ تھے، لیکن پوری کائنات کو میرے دوستو اللہ نے انہیں پڑھانے بھیجا

ہے۔

"لکھے نہ پڑھے جنابِ والا، شاگردِ رشید حق تعالیٰ"

اللہ کے شاگرد بن کر تشریف لائے۔ اللہ اکبر۔

یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ

کہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتے ہیں، سرکارِ دو عالم ﷺ کے کیا کام ہیں وہ کیا کام کرتے ہیں، اُن کا مشن کیا ہے؟ اُن کا پروگرام کیا ہے؟ وہ دنیا میں کیونکر تشریف لائے تو اب یہ بتایا جا رہا ہے کہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتے ہیں، اللہ کی آیتوں کو قرآن مقدسہ کو قوم کے افراد پر وہ پڑھتے ہیں۔ تا کہ لوگوں کو قرآن پڑھنا آجائے۔ ہمارے قرآن پڑھنے میں اور حضور ﷺ کے قرآن پڑھنے میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ حضور ﷺ نے قرآن پڑھا ہمیں سکھانے کیلئے۔

وَیُزَکِّیۡہِمۡ

اُن کی شان یہ ہے کہ جو انہیں چھو لیتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ وہ طاہر ہو جاتا ہے وہ مطہر ہو جاتا ہے، ہر قسم کی دین اور دنیا کی نعمتیں اور پاکیاں اُن کے قدموں سے ملتی ہیں۔ "وَیُزَکِّیۡہِمۡ" وہ انہیں پاک کرتے ہیں۔ معلوم یہ ہوا کہ دل کی پاکی جو ہے وہ حضور ﷺ کی نگاہ سے ہے۔ سرکار ﷺ کی نظر جس پر ہو اُس کے دل پاک ہو جاتے ہیں۔ اپنے جسم کے اوپر بہت سے پانی کا ڈال لینا اور بات ہے صبح سے شام تک دو ایک بار غسل کر لینا اور بات ہے۔ اوپر سے صابن لگا کر کے اپنی صورت اور اپنے جسم کو چمکا لینا اور بات ہے۔ لیکن دل کا چمکا ہوا ہونا، دل کا مصفّٰی ہونا یہ اور بات

ہے۔ صابن سے بدن کو تو چمکایا جاسکتا ہے لیکن جہاں کوئی چیز نہ پہنچے وہاں نگاہِ مصطفیٰ پہنچتی ہے اور وہ ہے لوگوں کے دِل۔ ہمارے قلوب اور ہمارا دِل اُس وقت مجلّٰی مصفّٰی ہوگا اور چمکے گا جس وقت نگاہِ مصطفیٰ وہاں پہنچے گی۔ ''ویز کیھم''

اوراس بات کو ہمیشہ یادرکھئے کہ حضور ﷺ اِس بات کو یاد کرتے ہیں، کس سے بات کرتے ہیں؟ وہ جو سرکارِ دو عالم ﷺ سے قریب ہو۔ جو حضور ﷺ کی ہدایات اور فرامین اور ارشادات کو سنے، سمجھے اور اُن پر عمل کرے۔ اور جو سرکارِ دو عالم ﷺ سے قریب ہی نہیں ہوگا تو وہ پھر کیسے پاک ہوگا؟ ''ویز کیھم'' اور انہیں پاک کردے۔

وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔

علم بھی میرے دوستو وہیں سے ملتا ہے، پاکی بھی وہاں سے ملتی ہے، قرآن بھی وہاں سے ملتا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ جو جاہل قرآن تک پہنچنا چاہے، قرآن کو سمجھنا چاہے وہ ٹھوکریں کھائے گا اور مردود ہوگا۔ پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی کے بغیر نہ قرآن پڑھا جاسکتا ہے اور نہ سمجھا جاسکتا ہے اور نہ اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ قرآن کو پڑھنے کیلئے، اِس کو سمجھنے کے لئے، اِس پر عمل کرنے کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کی وساطت اور حضور ﷺ کا وسیلہ ضروری ہے۔ اور بھی سنئے ارشاد فرمایا

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

اور بے شک وہ ضرور اِس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

قرآن نے اُن عربوں کو چیلنج کیا اور کہا کہ دیکھو تم اِس تکبر اور غرور میں مت آجاؤ کہ تم ایسے ہو گئے اور تم ویسے ہو گئے، تم اپنی حقیقت کو مت بھولو کہ تم کچھ نہ تھے یہ تو پیارے مصطفیٰ ﷺ کے قدموں کی برکت ہے کہ تم سب کچھ ہو گئے۔ اِس لئے آدمی کو اپنی حقیقت کو نہیں بھولنا چاہئے۔

ہم لوگ کیا میرے دوستو! بتائیے کہاں عرب اور کہاں ہندوستان ذرا اندازہ تو کیجئے، ہمارا ایمان اور ہماری کیفیت کیا؟ کچھ بھی نہیں۔ بزرگوں کی جوتیاں اُٹھائیں، بزرگوں کے صدقے ایمان مل گیا، لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگے، مسجد میں آگئے، نماز کو پڑھنے کی توفیق مل گئی۔ تھوڑا بہت علم مل گیا اور اِس پر اگر ہم غرور کریں کہ ہم یہ ہیں ہم وہ ہیں تو اِس پر میرے دوستو یہ سب شیطانی باتیں ہیں۔ انسان کو کبھی اپنی حقیقت اور پوزیشن کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ اکبر آج اگر چند کاغذ کے نوٹ جیب میں پڑ جائیں اور چاندی کا روپیہ اگر چھنا چھن آواز دینے لگے تو انسان کا مزاج میرے دوستو دل و دماغ ناچنے لگتا ہے۔ فاروقِ اعظم امیر المؤمنین حضرت عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظّمہ سے گزر رہے ہیں ایک میدان آیا تو آپ وہیں کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو یہی وہ میدان ہے کہ میرا جسم ننگا ہوتا تھا اور میں اونٹوں کو چرایا کرتا تھا اور میرا باپ میرے ننگے جسم کے اوپر مجھے مارتا تھا یہی وہ میدان ہے۔ لیکن آج میرے اوپر سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی حکومت نہیں۔ آدمی اپنی عادت کو اور اپنے وقت کو کبھی فراموش نہ کرے۔ فرمایا کہ ”وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین“ بے شک اس سے پہلے وہ ضرور

کھلی گمراہی تھے۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کرم ہوا ورنہ عام اہل عرب گمراہ تھے۔ جاہل تھے سرکارِ دوعالم ﷺ نے انہیں علم عطا فرمایا۔

وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

اوران میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے۔

مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فیض صرف صحابہ تک موقوف نہیں بلکہ یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ نبوت کا سورج کبھی غروب نہیں ہوگا سرکار ﷺ نے صحابہ کو نصیحت اور حکمت عطا فرمائی، اور صحابہ نے تابعین کو اور تابعین نے تبع تابعین کو اور اُس کے بعد یہ سلسلہ آگے چلتا رہا اور یہاں تک کہ یہاں تک یہ سلسلہ آیا اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ معلوم یہ ہوا کہ یہ کمال ہمارا نہیں میرے دوستو یہ کمال ہے ہمارے استاد کا، اُن بزرگوں کا کہ جن کے صدقے نے اور جن کی نسبت نے اِس قابل کیا کہ آج ہم خدا کا نام لے رہے ہیں۔ اِس لئے انسان کو بزرگانِ دین کو بھولنا نہیں چاہئے۔ فرمایا کہ "اور اُن میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے" لما یلحقوا بھم جو اُن اگلوں سے نہ ملے۔

دوسروں کو علم فرماتے ہیں، کس کو؟ فرمایا کہ جن کو اگلوں سے نہ مل سکے۔ جو صحابہ کے بعد ہوں گے اور صحابہ کے درجے تک نہ پہنچ سکیں گے۔ لیکن صحابہ کے صدقے اُن کو علم عطا ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ آپ سن چلے ہوں کہ مؤمن چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو جائے صحابی کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔ صحابی کے پاؤں کے نیچے جو مٹی ہے اُس مٹی تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ تمام دنیا کی نمازیں ملا کر کے ایک طرف رکھ دی جائیں

اور صحابی کی ایک رکعت جو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ادا ہوئی اُس ایک رکعت کا مقابلہ پوری دنیا کی نمازوں سے نہیں کیا جا سکتا۔ صحابی کی بڑی شان ہے کیونکہ انہوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے فیض حاصل کیا ہے۔ قرآن کو دیکھنے والا قاری، کعبہ کو دیکھنے والا حاجی اور سرکارِ مدینہ ﷺ کو ایمان کی نظر سے دیکھنے والا صحابی، قیامت تک قاری بھی ہوں گے اور حاجی بھی ہوں گے لیکن صحابی نہیں ہوگا۔ قرآن آج بھی موجود قاری لوگ آج بھی ہو رہے ہیں، کعبہ آج بھی موجود لوگ اُس کو دیکھ کر حاجی ہو رہے ہیں لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے والے صحابہ دنیا سے تشریف لے گئے۔ صحابی ہونا اُسی کے ساتھ خاص ہے کہ جس نے ایمان کی نظر سے محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو۔ اور فرمایا کہ

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے۔

ہدایت عطا ہو جائے کسی کو، ایمان عطا ہو جائے کسی کو، یا کوئی صحابہ کے درجے تک پہنچ جائے تو یہ سب کچھ اللہ کا فضل ہے۔ اُن کی غلامی نصیب والوں کو نصیب ہوتی ہے ہر آدمی کو نصیب نہیں ہوتی۔ ہر آدمی بزرگانِ دین کا غلام نہیں ہو سکتا، غلام وہی ہوتا ہے کہ جس کے اندر تواضع ہے۔

بنی نازم کہ ہستم امت تو
گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

یارسول اللہ ﷺ میں ناز کرتا اِس بات پر کہ میں آپ کا اُمتی ہوں۔ لیکن یارسول اللہ

ﷺ میں گنہگار ہوں لیکن خوش نصیب ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ

ذالك فضل الله يو تيه من يشاء

یہ اللہ کا فضل ہے کہ جسے چاہے دے دے۔

اسی لئے حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولایت کے تقسیم کرنے والے قطبیتِ کبری کے منصب پر فائز، تمام سلسلے اوٗلیائے کاملین کے پہنچتے ہیں حضرتِ علی مولیٰ مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک، وہ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے جو تقسیم کیا ہم اُس پر راضی ہو گئے، اللہ نے ہمیں علم دیا اور جاہلوں کو اللہ نے مال دے دیا۔

یہ اپنا اپنا نصیب میرے دوستو کہ کوئی مال پر خوش، کوئی دنیا کی ڈگریوں پر خوش، کوئی جائیداد پر خوش، کوئی اور چیز کے اوپر لیکن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”لیکن ہمارے خوش نصیبی یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں علم عطا فرمادیا“۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو فرمایا کہ

”اللہ تعالیٰ اُس کو دین کی توفیق عطا فرماتا ہے“

اور فرمایا کہ

”اللہ تعالیٰ اُس کو دین میں فقیہہ کر دیتا ہے، دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔“

تو معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کو دین کی سمجھ عطا فرمادے تو اُس کو سب کچھ مل گیا۔ یہ

تو اللہ کا فضل ہے کہ جس کو چاہے "واللہ ذو الفضل العظیم" اللہ بڑے فضل والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا

سنئے اِس آیت میں اُن لوگوں کی قلعی کھول دی گئی اور پوسٹ مارٹم کر کے ننگا کر دیا گیا اِس آیت میں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ جانتے ہیں ہم وہ جانتے ہیں فرمایا کہ اُن کی مثال کہ جن پر توریت رکھی گئی، توریت کے بڑے بڑے عالم، بڑے بڑے فاضل، فرمایا کہ اُن کی مثال کہ جن پر توریت رکھی گئی یعنی کہ یہودیوں کہ بڑے بڑے علماء جن کو توریت کا علم دیا گیا۔ لیکن کیا ہوا کہ فرمایا گیا کہ "ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا" توریت کو انہوں نے میرے دوستو یاد کر لیا، توریت کے حافظ تو بن گئے، توریت کے عالم تو بن گئے لیکن توریت پر عمل نہیں کیا۔ حضور ﷺ کی نعت جو تھی وہ چھپا دی تو پھر کیا ہوا کہ "كَمَثَلِ الْحِمَارِ" تو یہ ایسی بات ہوئی جیسے گدھا "یَحْمِلُ اَسْفَارًا" جو پیٹھ پر کتابیں اُٹھائے لئے پھرے۔ گدھے کے اوپر دنیا جہاں کی کتابیں اُٹھا کر رکھ دو تو وہ پھر گدھے کا گدھا ہی رہے گا۔

تو معلوم یہ ہوا کہ محض کتابیں پڑھ لینے سے اور کتابیں جمع کر لینے سے اور اِس سے کچھ نہیں ہوتا جب تک آدمی کو عمل کی توفیق نہ ہو۔

یہی میرے دوستو آج کل کے بے دین عالموں کا ہے اور بے دین واعظین کا ہے، بے دین عالم اور بے ایمان واعظ، واعظ کرتے ہیں لمبا چوڑا واعظ اور زناٹے دار

آواز ہوتی ہے اور لوگ کہتے ہیں سبحان اللہ، حضرت تو بہت اچھا واعظ کرتا ہے، بہت اچھی آواز ہے۔ انسانوں کا کیا حال ہو گیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ

ترجمہ: جب آدمی کا نیچر خراب ہو جاتا ہے تو کوئی آدمی اُس کی عادت کو بدل نہیں سکتا، اُس کی عادت بدل نہیں سکتی۔

جی ہاں اُس کی عادت نہیں بدل سکتی، آدمی کو جب ہدایت ہی نہ ہو تو پھر کیا عادت بدل سکتی ہے۔؟ واعظ سنتے سنتے لوگ میرے دوستو کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور یہ 1971 تیس سال سے مورشس والے واعظ سن رہے ہیں اور معلوم نہیں کہ تیس سال کیا ہر زمانے میں علمائے اہلسنت یہاں آئے اور یہاں تبلیغ کی، لیکن جو لوگ تماشائی ہیں وہ تو تماشا دیکھنے کے عادی ہیں۔

بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کیا ہی بری مثال ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں۔

اللہ کی آیتوں کو اُن لوگوں نے جھٹلایا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اور اللہ ظالموں کو راستہ نہیں دیتا

جو ظالم ہیں، جو منکر ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ

تم فرما دو کہ اے یہودیو اگر تمہیں گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ

اور دوسرے اللہ کے دوست نہیں ہیں۔

یہودی کہتے کہ ہم اللہ کے دوست ہیں سارے نبی جو ہوئے جو ہم میں ہیں ہم تو بڑے بڑے خاندان والے ہیں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں ہیں، حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں ہیں اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں ہیں اور حضرتِ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں ہیں۔ ہمارا خاندان تو بہت اونچا ہے اور اللہ کے دوست تو ہم ہیں تو قرآن یہ کہتا ہے کہ اگر تم اللہ کے دوست ہو تو

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

تم مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

اللہ کے دوست ہو تو پھر یہ کیوں نہیں؟ مرنے کی تمنا کرو، موت سے کیوں ڈرتے ہو؟ معلوم یہ ہوا کہ دیدارِ یار کے لئے موت کی تمنا جائز ہے۔ اور دنیا مصیبتوں سے تنگ آکر موت کی تمنا کرنا یہ بالکل ناجائز ہے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ اگر تم اللہ کے دوست ہو تو تم موت کی تمنا کرو۔

وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ

قرآن نے کہہ دیا وہ کبھی اِس کی آرزو نہ کریں اُن کاموں کی وجہ سے جو اُن کے ہاتھ پہلے پہنچ چکے ہیں۔

مقصد یہ ہے میرے دوستو کہ موت کے نام سے انہیں تو پسینہ آتا ہے موت کے نام سے اُن کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے کیوں کہ کمبختوں نے گناہ کئے اور ایسے ایسے گناہ کئے ہیں کہ وہ اُن کی وجہ سے کہاں موت کی آرزو اور تمنا کریں گے۔

آپ دیکھ لیجئے کہ کسی بندہ مؤمن کے سامنے موت کا نام لے لیجئے تو الحمدللہ، ٹھیک ہے بھائی موت آئے گی تو چلیں جائیں گے، اللہ تعالیٰ بلائے گا تو چلے جائیں گے بات ختم ہوگئی۔ لیکن کسی ایسے آدمی کے سامنے آپ موت کا نام لے کر دیکھ لیجئے کہ جس کا آخرت سے تعلق نہ ہو تو اُس کا چہرہ بگڑ جائے گا۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

اسی لئے بزرگانِ دین نے فرمایا کہ ''اے انسانوں! ارے موت کے ڈر کی وجہ سے اور بیماری کی وجہ سے جتنا تم حکم ایک ڈاکٹر کا مانتے ہو تو اگر اتنا ہی حکم تم اللہ کا مانو تو کہاں سے کہاں پہنچ جاؤ۔'' سمجھے کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں کہ آج کی دنیا میں لوگ اللہ کی بجائے ڈاکٹر کو مانتے ہیں۔ آپ تعجب نہ کیجئے میں جو کچھ کہتا ہوں اُس کو میں ثابت بھی کرسکتا ہوں۔ ڈاکٹر کہہ دے کہ یہ کھانا نہ کھاؤ تو ٹھیک ہے نہیں کھاتا، ڈاکٹر کہہ دے کہ یوں نہ کرو تو ٹھیک ہے۔ کیا مجال ہے کہ وہ اگر کہہ دے ایسا کرو تو اُسے ایسا کرنا ہی چاہئے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہے۔ چاول کھانا بالکل جائز ہیں لیکن اگر ڈاکٹر منع کردے تو مریض رُک جائے گا۔ فروٹ اچھی چیز ہے، مچھلی کا گوشت اچھی چیز ہے، جتنی غذائیں ہیں وہ ڈاکٹر منع کردے تو وہ نہیں کھائے گا۔ لیکن رب کہتا ہے کہ شراب مت پیو تو دیکھو شراب پی جاتی ہے، رب کہتا ہے کہ گندے کا کام مت کرو لیکن گندہ کام کیا جاتا ہے، رب کہتا ہے کہ جُوا مت کھیلو لیکن جُوا کھیلا جاتا ہے، رب کہتا ہے کہ سود مت کھاؤ لیکن سود کھایا جاتا ہے اور پھر جناب ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ سوچ لیجئے آپ۔

بزرگوں نے فرمایا کہ تمہارا جتنا ایمان ڈاکٹر اور طبیب پر ہے اتنا بھی خدا پر معاذ اللہ نہیں۔ تو پھر تم کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

عزیزو، دوستو! یہ جو کچھ ہم عرض کرتے ہیں حق یہ ہے کہ اِس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

اللہ جانتا ہے کہ ظالموں کو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ

تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملے گی۔

فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ

جدھر بھی جاؤ۔

جہاں بھی چلے جاؤ، موت سے بچنے کی کوشش کرو وہ ضرور تمہیں ملے گی۔ معلوم یہ ہوا کہ موت سے بچنے کی کوشش مت کرو بلکہ اُس کی تیاری کرو۔

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

پھر اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے جاؤ چھپاؤ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

تو پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو تم نے کیا تھا۔

اسی لئے انسانوں کی پوزیشن تو یہ ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو، اور خرید و فروخت سب چھوڑ دو۔

کاروبار بند، جمعہ کی پہلی اذان، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک ہی اذان ہوتی تھی۔ اور حضرتِ ابوبکر صدیق اور حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں بھی وہی اذان۔ دوسری اذان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بڑھائی گئی۔ تو اِس آیتِ کریمہ کی روشنی میں جب پہلی اذان ہو تو اُس وقت سے یہ بیچنا اور خریدنا اور یہ سب پروگرام بند ہو جانا چاہیئے، بالکل حرام۔ اندازہ کیجئے کہ یہ اتنا واضح مسئلہ کہ "من یوم الجمعة"، جمعہ اصل میں جمعہ کی عربی میں اصل نام عروبہ تھا۔ کعب ابن لوی نے اِس کا نام جمعہ رکھا۔ حضور ﷺ بارہ ربیع الاوّل شنبے کے دن مدینہ منورہ پہنچے مکے سے ہجرت کر کے اور جمعرات تک حضور ﷺ قبا شریف میں رہے اور جمعے کے دن مدینے کے شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں بنی ساحل کا محلہ جب آیا تو نمازِ جمعہ کا وقت ہو گیا۔ تو وہاں سرکارِ دوعالم ﷺ نے نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ یہ پہلی نمازِ جمعہ ادا ہوئی۔ تو فرمایا کہ اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ معلوم یہ ہوا کہ خطبے سے پہلے مسجد میں آجانا چاہیئے اور خطبہ سننا چاہیئے۔ خطبہ نہ سننا میرے دوستو یہ بڑی محرومی کی بات ہے۔

قرآنِ مقدس میں جس جمعہ کے لئے اِس قدر واضح آیت موجود ہے اور مجھے حیرت

ہے کہ اور نمازوں سے مسلمان غافل ہے ہی ہے لیکن نمازِ جمعہ سے غفلت کا بھی مسلمانوں کا یہی حال ہے۔ اللہ اکبر

فرمایا کہ خرید و فروخت یہ سب چھوڑ دو، یعنی دنیاوی کاروبار یہ سب چھوڑ کر کے جمعہ اور خطبہ کے لئے آجاؤ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

یہ تمہارے لئے بہتر ہیں اگر تم جانو۔

یہ تمہارے لئے بہتر ہیں۔ لیکن یہ مسلمانوں کی اپنی سستی اور مسلمانوں کی اپنی غفلت ہے کہ دوسرے ممالک کے اندر کہ جہاں مسلمانوں کی اتنی تعداد نہیں ہے لیکن پھر بھی جمعے کے وقت اُن کو جمعے کی چھٹی دی جاتی ہے کہ جمعے کی نماز پڑھنے کیلئے۔ اسکولوں میں بھی چھٹی دی جاتی ہے نماز پڑھنے کیلئے لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ ابھی تک مورشس میں جو اسکول ٹیچر ہیں بعض تو وہ نادان ہیں کہ انہیں یہی نہیں معلوم کہ جمعے کی نماز کا حکم کیا ہے؟ اور ابھی تک وہ اسی مغالطے میں ہیں بلکہ یہ مغالطہ کیا ہے یہ تو جہالت اور بے دینی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جمعے کی نماز کی کوئی خاص اہمیت نہیں، معاذ اللہ۔

ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ

اگر تم اِس کو جانو اور سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

نمازِ جمعہ فرض ہے میرے دوستو۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانۡتَشِرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ

اور جب نماز ہو جائے تو پھر زمین پھیل جاؤ، اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

اِسلام تمہیں کوئی خالی مسجد میں بند کر کے اور پکڑ کر بٹھانا نہیں چاہتا۔ بلکہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ عبادت کے وقت میں تم عبادت کرو اور محنت اور مزدوری کے وقت میں محنت اور مزدوری کرو۔ نماز پڑھو اور زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ کا فضل تلاش کرو، رزق تلاش کرو۔

یاد رہے کہ نماز، جمعے کی نماز مرد، آزاد، عاقل، بالغ، تندرست اور شہری پر فرض ہے۔ اندھا، لنگڑا، دیہات کا رہنے والا، مسافر، بچہ، دیوانہ اِن لوگوں کے جمعہ فرض نہیں۔ باقی یہاں تو ماشاء اللہ شوق ہو گیا ہے تو گاؤں میں ہر جگہ ہی جمعہ پڑھتے ہیں بہرحال۔ لیکن جو شہر کے رہنے والے ہیں اُن پر تو یقیناً جمعہ فرض ہے۔ اللہ کا فضل تلاش کرو جمعے کی نماز بعد نکل جاؤ۔ اور جا کر کے زرق تلاق کرو "وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا" اور اللہ کو بہت یاد کرو، "لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" اِس امید پر کہ تم فلاح پا جاؤ۔

مطلب یہ کہ نماز کے علاوہ بھی تم اللہ کو یاد کرو۔ ذکر اللہ تمہارا مشغلہ ہونا چاہئے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، ذکر فکر کرو۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا

اور انھوں نے تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اُس کی طرف چل دیئے

ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ مدینہ طیبہ میں ایک تجارت کا قافلہ پہنچا۔ سامان وہاں آیا، کاروان آیا تو اُس کے اوپر مال وغیرہ تھا، دستور کے مطابق طبل بجا کر اعلان کر دیا گیا۔ کیونکہ وہ زمانہ ذرا گرانی کا تھا تنگی کا وقت

تھا تو لوگوں نے یہ سمجھا کہ مال لینے کے لئے ہم دیر میں گئے تو سب مال جو ہے وہ بک جائے گا اور اُن کو نہ مل سکے گا تو اِس خیال سے لوگ مسجد سے اُٹھ کر کے مال خریدنے کے لئے چلے گئے۔ اور صرف بارہ آدمی رہ گئے جو نہیں گئے۔ تو اِس صورت میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو ڈانٹا گیا اور کہا گیا کہ ''جب کوئی تجارت اور کوئی کھیل دیکھا تو اُس کی طرف چل دیئے'' اور آپ کو خطبے میں کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔

قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّہۡوِ وَ مِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ

تم فرمادو کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔

اگرچہ تنگی کا زمانہ ہے اور تمہارے پاس مال نہیں لیکن خطبہ تو سننا تھا نا۔ خطبہ چھوڑ کر تم کیوں گئے اُدھر تجارت کے لئے اور سامان لینے کے لئے؟

تو میرے عزیزو اور دوستو یہ بتائیے کہ جب اُن کو اِس حال میں بھی منع کر دیا گیا تو اَب تو ہر آدمی کے پاس کھیلنے کے لئے اور کھانے کے لئے سامان ہے اور مال ہے۔ ہم کو گنجائش ہی نہیں ہے کہ خطبہ چھوڑ کر کے اور جائیں۔ مجھے تو اُس وقت افسوس ہوتا ہے کہ ایک تو نمازی جمعہ پڑھنے کے لئے ہی کم آتے ہیں۔ اُس میں بھی دیکھا ہے میرے دوستو کہ ادھر خطبہ ہو رہا ہے، اِدھر میرا خطبہ ہو رہا ہوتا ہے اور وہ اُدھر اپنا خطبہ کررہے ہیں۔ حوض کے چاروں طرف کھڑے ہو کر کے نہایت اطمینان سے ڈسکس کررہے ہوتے ہیں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید اُن کو ٹائم نہیں ملتا ہوگا تو وہ ایسے ہی موقع پر آتے ہیں اور یہی پانچ دَس منٹ ملتے ہیں انہیں ڈسکس کرنے کے لئے۔ اِدھر میرا خطبہ ہوتا ہے اور اُدھر اُن کا خطبہ بھی ختم ہوتا ہے وہاں پر، معاذ اللہ

اللہ اکبر! کس قدر لوگوں کا احساس چلا گیا ہے۔ایک کو نصیحت کرے کس کس کو نصیحت کرے، ایک دن نہیں، دو دن نہیں مجھے تو سات سال ہو گئے نصیحت کرتے کرتے، دیکھتا ہوں کہ اِدھر خطبہ ہو رہا ہے اور وہ اُدھر باتیں کر رہے ہیں۔ معاذ اللہ، معاذ اللہ۔ مسجد میں آؤ نیکی کمانے کے لئے، مسجد میں گناہ کمانے کے لئے نہیں آنا چاہیئے۔ بعض لوگ تو قصداً باتیں شروع کر دیتے ہیں، مسجد میں آ کر باتیں کرتے ہیں۔

تو فرماؤ کہ جو اللہ کت پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔

وَاللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ

اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ہے۔

اِس لئے تو اللہ جب رازق ہے تو پھر یہ عبادت کو چھوڑ کر کے پھر یہ اِن تمام چیزوں میں پھنسنے کی کیا ضرورت ہے۔

اِس آیت کے ساتھ ہی اللہ کے فضل سے سورہ جمعہ کی تفسیر جو آج ہی شروع کی گئی اور آج ہی ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اِس سورت میں جو مبارک باتیں لکھی ہوئی ہیں اور جو مبارک باتیں بیان ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ اِن باتوں کی برکات کو ہم پر نازل کر دے اور نمازِ جمعہ کی باقاعدہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

امین یارب العالمین

مدینہ کبھی دل، کبھی دِل مدینہ

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
یہی کہتے مرنا یہی کہتے جینا

نظر گنبدِ سبز پر دِل مدینہ
جو ایسے میں موت آئے جینا ہی جینا

مدینے سے میں دور مجھ سے مدینہ
یہ جینا بھی ہے کوئی جینے میں جینا

نہ چھیڑو مجھے اے نکیرو نہ چھیڑو
وہ دیکھو وہ آ پہنچے شاہِ مدینہ

یہی آخری ہے تمنائے خوشتر
اِدھر روح نکلے، اُدھر ہو مدینہ

باہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

DAR-UL-RAZA
مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com